

10527 - اپنے آپکو سید کہلوانے والے افراد کو زکاة دینے کا حکم

سوال

سوال : کیا یہ صحیح ہے کہ سید کو مال یا زکاة وغیرہ دینا جائز نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

لوگوں کی یہ فکر اور سوچ ہے کہ کچھ سید اور ولی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بشریت کے علاوہ کوئی اور خصوصیت بھی دی رکھی ہے، یا پھر انہیں لوگوں سے ہٹ کر کچھ شرف و مرتبہ حاصل ہے، یہ مجوسی سوچ ہے، جسکی ابتداء اور بنیاد اس نظریے پر ہے کہ اللہ تعالیٰ بشریت سے عاری چنیدہ اور خاص لوگوں میں حلول کر جاتا ہے -

اہل فارس اپنے بادشاہوں اور سربراہوں جنہیں وہ کسری کا نام دیتے تھے ان کے متعلق یہی اعتقاد رکھتے تھے، کہ یہ روح ایک بادشاہ سے دوسرے بادشاہ اور نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے، اور یہ مجوسی نظریہ رافضی شیعوں - جو کہ اصل میں مجوسی تھے - کے ذریعہ مسلمانوں میں پہنچی، اور وہ اس نظریے کو مسلمانوں میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے، مذکورہ نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو امامت و ولایت کا شرف و مرتبہ عنایت فرماتا ہے۔ چنانچہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد ان کی اولاد کے بارے میں بھی ان رافضیوں کا یہی عقیدہ ہے، انہوں نے اس میں کئی ایک مراتب کا اضافہ بھی کیا ہے، مثلاً ان کے ہاں سید، اور آیت کا مرتبہ ہے [کہ فلاں سید ہے، اور فلاں آیت اللہ ہے] اور یہی فکر اور سوچ بعض گمراہ قسم کے صوفی فرقوں میں بھی سرایت کر چکی ہے، چنانچہ ان کے ہاں ابدال اور قطب [سے موسوم] مراتب ہیں -

اور ان کا کہنا ہے کہ اس سید یا ولی کو بلند شرف و مرتبہ حاصل ہونے کی وجہ سے ہماری مصلحتوں اور ضروریات کا ہم سے زیادہ علم ہے، اس لئے ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ ہم اپنے معاملات ان کے سپرد کریں، کیونکہ وہ ہم سے افضل اور بہتر ہیں، تو نتیجتاً زکاة لینے کے زیادہ حقدار وہی ہیں، حالانکہ بلاشک و شبہ یہ کھلی گمراہی ہے -

اور زکاة کی ادائیگی کے سلسلے میں حق وہی ہے جو اللہ اور اسکے رسول نے بیان کر دیا، کہ زکاة اسی کو ادا کی

جائے گی جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے، فرمایا:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور [حصول کیلئے] کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ [مصارف زکاۃ] اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔ التوبة/60

حنبلی مسلک کے مطابق افضل تو یہی ہے کہ مسلمان شخص اپنے شہر کے جان پہچان والے فقراء و مساکین میں زکاۃ خود اپنے ہاتھوں سے تقسیم کرے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر وہ زکاۃ تقسیم کرنے کے لیے ایسے نیک، صالح، دیانتدار شخص کو دے جس پر اسے بھروسہ اور اعتماد ہو، کہ وہ پوری کوشش کے ساتھ زکاۃ تقسیم کرنے کیلئے فقراء و مساکین کو تلاش کرے، اور اُن لوگوں کی طرح نہ کرے جو شخصی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے زکاۃ کا مال استعمال کرتے ہیں۔

اور ان جھوٹے سیدوں کو زکاۃ دینا باطل مذہب پر ان کی مدد و معاونت ہے، لہذا شرعی طور پر انہیں زکاۃ دینی جائز نہیں ہے، چاہے اپنے منہ سے مانگ بھی لیں، کیونکہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح لوگوں کا مال خود ہی رکھ لیتے ہیں جن کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

ترجمہ: اے ایمان والو! یقیناً بہت سے یہودی اور نصرانی علماء لوگوں کا مال ناحق اور باطل طریقہ سے کھاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں۔ التوبة/34

واللہ اعلم .